فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام وپتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان
۳۳ / ۲۳۱	۷/۱۵				

استفتاء

محترم رئیس دار الافتاء دار العلوم کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مزاج گرامی

۱۔ سمت قبلہ سے متعلق ایک حل طلب مسئلہ یہ ہے کہ آیا 45 درجات انحراف از صحیح سمت قبلہ کی گنجائش کا اطلاق پہلے سے موجود مساجد پر ہوتا ہے یا کہ چھوٹے پلاٹ پر نئی مسجد کی مجوزہ تعمیر پر بھی۔ چھوٹے پلاٹ سے راقم کی مراد وہ (مستطیل نما) قطعہ زمین ہے کہ جس پر مستطیل شکل کی عمارت (جس کا کہ عام رواج ہے) بنانے سے پلاٹ کے اندر بہت سی جگہ

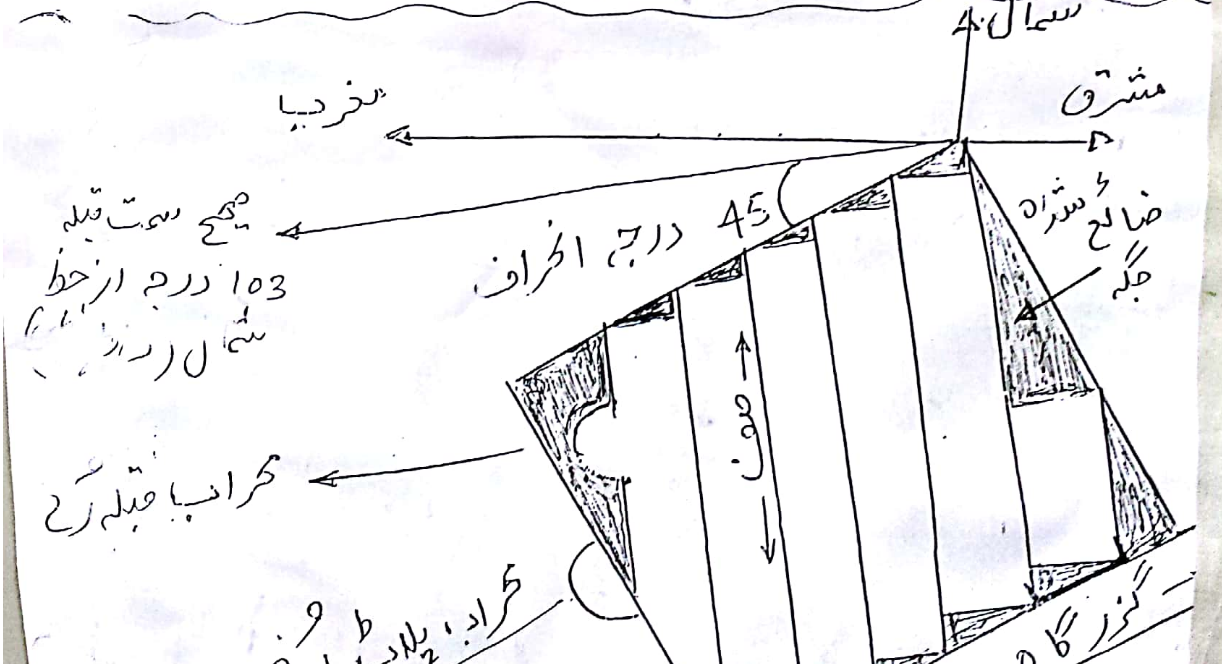

رجسٹر نقل فتاوی جامعہ دارالعلوم کراچی

تاریخ نقل فتاوی	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان

ذرائع چاہے جو کے (45 درجات کے انحراف کو
نظر انداز کرنے سے پلاٹ کا پورا رقبہ استعمال میں
آجاتا ہے)۔ ایسی صورت حال گنجان آباد علاقوں میں
پیش آتی ہے جہاں بعض نمازوں میں جگہ تنگ پڑ جاتی ہے۔
45 درجات کے انحراف کی گنجائش سے استفادہ کرنے
سے یہ مسئلہ کسی حد تک حل ہو جاتا ہے۔

2- سڑک (گذرگاہ) سے ٹیڑھی صفوں والی مسجد میں
داخل ہوتے ہوئے ویسے بھی طبیعت میں ایک
انتشار سا پیدا ہو جاتا ہے جبکہ نماز میں یکسوئی
کے لئے مسجد کی وسعت بھی ایک اہم امر ہے۔

3- احسن الفتاوی (جلد 2) میں اس کی کوئی
صراحت یا تخصیص نہیں۔ لہذا آپ سے استدعا
ہے کہ اپنی تحقیق سے اس بارہ میں مطلع فرمائیں

(احقر) ملک بشیر احمد نگوی۔
انجینئر
مکان نمبر 173 گلی 15 سیکٹر E-7 اسلام آباد

01.07.2004

Scanned by CamScanner

نئی مساجد

نئی مسجد چھوٹے پلاٹ کے رخ پر تعمیر کرنا شرعاً جائز ہے بشرطیکہ ذیل میں مصلی کے کونہ [1] یا [2] کا پلاٹ کے کسی بھی ضلع کے ساتھ زاویہ 45 درجہ سے زائد نہ ہو۔ صحیح سمت قبلہ سے انحراف کی 8 مختلف صورتیں ذیل میں مستطیل نما مصلی کے ذریعہ ظاہر کی گئی ہیں۔ یاد رہے کہ جو مقامات مکہ مکرمہ (طول بلد 39.9 E) سے مشرق کی طرف ہیں وہاں سے قبلہ مائل بہ مغرب ہے۔ بصورت دیگر مائل بہ مشرق

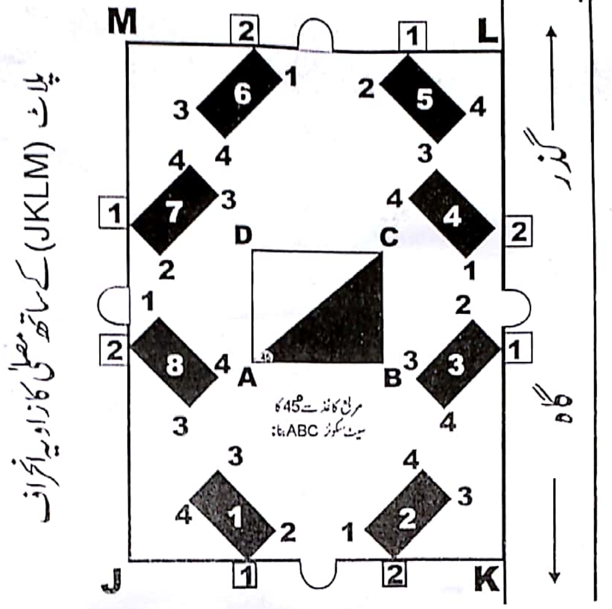

کمپیوٹر سی ڈی حساب فی الاسلام

رابطہ برائے تدریس مولانا ابراہیم سکر گاہی صاحب استاد جامعہ فریدیہ اسلام آباد

مُنفرد صُورتِ حال

راولپنڈی شہر میں ایک چھوٹے پلاٹ پر مسجد بنانے کا منصوبہ تھا۔ 11 مئی کو 14:42 بجے جب کہ یہاں سایہ قبلہ رخ پڑتا ہے، ایک مصلیٰ ڈوری کے زمین پر پڑنے والے سایہ کی لکیر کے [1] ساتھ پلاٹ کی شرقی دیوار کے قریب بچھایا گیا۔

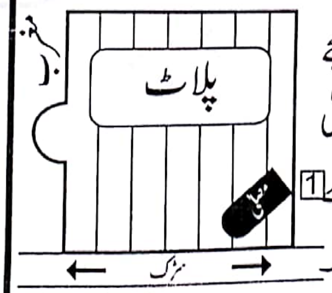

تب کاغذ کے بنے ہوئے سیٹ سکوئر ABC کی مدد سے جانچا تو زاویہ [1] پورا 45 درجہ پایا گیا (کم نہ زیادہ)۔ اس صورت میں 45 درجہ کے انحراف کو نظر انداز کرتے ہوئے مسجد کی بنیاد پلاٹ کے رخ پر شمالاً جنوباً یا شرقاً غرباً رکھی جاسکتی ہے۔ لیکن چونکہ قریب کی موجودہ مساجد کا رخ شرقاً غرباً ہے لہذا مفتیان کرام کے مشورہ سے (اصول تحری کے تحت) مسجد کی بنیاد پلاٹ کے رخ پر شرقاً غرباً رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ عام حالات میں مسجد ہو یا گھر میں مصلیٰ، صحیح سمت قبلہ کا لحاظ رکھنا شرعاً لازم ہے

انجینئر ملک بشیر احمد بگوی
بانی عالمی مکہ ہجری کیلنڈر

تاریخ طبع
(جمعۃ المبارک) 1425.04.23م (11.06.2004ء)

عنوان	تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی

صحیح سمت قبلہ سے انحراف کا حکم

الجواب حامداومصلیا

صحیح سمت قبلہ سے انحراف قلیل کی گنجائش ہے اورانحراف کثیر مفسد صلاۃ ہے۔اورانحراف قلیل کی تفسیر میں دواقوال ہیں ایک قول یہ کہ دونوں طرف چوبیس چوبیس درجہ کی گنجائش ہےاس سے زیادہ انحراف مفسد صلاۃ ہےدوسرا قول یہ ہے کہ دونوں طرف ۴۵ درجے کی گنجائش ہے۔فتوی اس پر ہے کہ دونوں طرف ۴۵ درجے کی گنجائش ہے اگرچہ احتیاط پہلے قول میں ہے۔

اگر پہلے سے مسجد بنی ہواوراس میں کچھ انحراف ہواوروہ انحراف حد جواز تک ہوتواس کے گرانے میں چونکہ وقف کا نقصان ہے اسلئے اس کو برقرار رکھنا چاہیئے ۔البتہ اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ صفوں کی لکیریں اسطرح لگادیں جائیں کہ وہ انحراف قلیل بھی ختم ہوجائے تاکہ لوگوں کے دلوں میں تشویش نہ رہے کیونکہ عوام عام طوراس مسئلہ میں شرعی احکام سے واقف نہیں ہوتے اورمعمولی انحراف کوبھی مفسد صلاۃ سمجھتے ہیں اوراس طرح ایک فتنے کا اندیشہ رہتا ہے اسلئے رفع فتنہ کے لئے صفوں کوصحیح رخ کی طرف کرنا اولی ہے۔حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اگر تحقیق سے معلوم ہوجائے کہ شہر کی عام مساجد ونمازگاہوں وغیرہ سے اس کا رخ کچھ پھرا ہوا ہے تو بہتر یہ ہے کہ رفع فتنہ کے لئے اس میں صفوں کے نشانات عام مساجد کے رخ کے موافق قائم کردیئے جائیں اوراس کے موافق نماز پڑھی جائے کیونکہ اس میں باہمی اختلافات بھی قطع ہوجائیں گے اورقرب الی عین القبلہ بھی ہونے کی توقع ہے اورمسلمانوں کے آپس سے رفع فتنہ اورقطع اختلاف نہایت ضروری اور بڑے ثواب کا کام ہے البتہ اس نمازگاہ کی تعمیر کوگرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اسمیں بلاضرورت اضاعت مال ہے۔" (امداد المفتین ص:۳۱۴)

وراگرابھی مسجد بن رہی ہوصرف پلاٹ ٹیڑھا ہوتواس کی وجہ سے مسجد کوصحیح رخ سے ۴۵ درجے تک مائل کرنا درست نہیں کیونکہ اول تواس میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے بعض حضرات کے قول کے مطابق ۲۴ درجے سے زائد انحراف مفسد صلاۃ ہے اسلئے قصدا اتنا انحراف کرنا درست نہیں دوسرا یہ کہ اس میں عوام کوتشویش میں ڈالنا ہے کہ وہ جب اس مسجد کے قبلہ کودیگر مساجد کے قبلے سے منحرف دیکھیں گے تواعتراض کریں گے اورہر شخص کوسمجھانا اورشرعی گنجائش سے آگاہ کرنا ممکن نہیں اسلئے ابتداء میں مسجد کا قبلہ قدیم مساجد کے قبلے کے مطابق بنانا چاہیئے تاکہ لوگوں کوتشویش نہ ہو۔

حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"علماء امت وفقہاء ملت نے قاطبۃ بلااختلاف تصریح فرمائی ہے کہ سمت قبلہ کا مدار آلات رصدیہ وحسابات ریاضیہ پرنہیں بلکہ اس میں مساجد قدیمہ کا اتباع وتوافق کافی ہے جن کی بناء امارات وعلامات عرفیہ پر ہے اگرچہ قواعد ہیئت کی رو سے ان میں سمت حقیقی سے کچھ انحراف بھی ہوجس میں اصل قاعدہ سے ربع دائرہ (۹۰ درجہ) کے قریب تک یعنی دونوں جانب ثمن ثمن دائرہ (۴۵،۴۵) تک اور بناپر احتیاط مابین المغربین یعنی ہر طرف ۲۴ درجہ مجموعی ۴۸ درجہ تک

گنجائش ہے۔

لما فی حاشیۃ البحر للشامی بعد نقل القولین وھذا استحباب والاول للجواز.

اس بناء پر دونوں انحراف مذکور فی السوال کے ہوتے ہوئے بھی نماز صحیح ہوجائے گی لیکن اولی یہ ہے کہ دوسری مساجد قدیمہ خواہ اس بستی میں ہوں یا قریب وجوار میں ہوں ان کے موافق اس مسجد کو درست کرلیا جائے"۔ (امداد المفتین ص:۴۲۷)

ومهماامكن الاستقبال عينهااو التقرب منها فلا كلام فى اولويتها للخروج عن الخلاف الواقع فى البين من استقبال الجهة والعين .(بغية الاريب فى مسائل القبلة والمحاريب ص: ۹۷)والله اعلم بالصواب

الجواب صحیح

بندہ عبدالرؤف سکھروی

دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴

۱۴-۷-۱۴۳۵ھ

(سید حسین احمد)

دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴

۱-۷-۱۴۳۵ھ

Scanned by CamScanner